شریعہ نظام عدل ریگولیشن

NWFP Reg. No. 107/2009

سرفہرست

دیباچہ

سیکشن

۱۔ مختصر نام نفاذ اور حدود

۲۔ تعریفیں

۳۔ نافذ العمل قوانین

۴۔ بعض قوانین جو قابل عمل رہے

۵۔ عدالتیں

۶۔ قاضیان اور ان کے اختیارات

۷۔ انتظامی مجسٹریٹ

۸۔ داخل کرنے چالان، قاضی یا مجسٹریٹ انتظامی امور

۹۔ کارروائی با اصول شریعہ

۱۰۔ مشاہدہ قوتی شیڈول

۱۱۔ عدالتوں کا قیام

۱۲۔ اپیل اور نگرانی

۱۳۔ منتخب مصلح کے اختیارات

۱۴۔ انتظامی مجسٹریٹ اور عدالتی افسروں کے طرز عمل

۱۵۔ عدالتوں کی مدد اور تعاون

۱۶۔ زبان عدالت اور اس کے ریکارڈ

۱۷۔ اختیارات بابت بنانے رولز رقوانین

۱۸۔ قواعد کے دوسرے قوانین پر برتری

۱۹۔ حذف

قواعد و ضوابط (21)A:

(نفاذ نظام شریعہ کا فاٹا یعنی شمالی مشرقی سرحدی صوبہ کے زیر تسلط علاقوں میں نفاذ، بغیر قبائلی علاقے جو مانسہرہ کے ساتھ شامل ہے اور سابقہ علاقہ آمب)

دیباچہ:

جہاں تک بھی ممکن ہو گا نظام نفاذ شریعہ فاٹا یعنی شمالی مشرقی سرحدی صوبے کے زیر کنٹرول علاقوں میں عدالتوں کے ذریعے نافذ العمل ہو گا بغیر مانسہرہ کے قبائلی علاقے اور آمب کے سابقہ علاقے کے۔

اور آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل 247(3) کے رو سے کہ مجلس شوریٰ یا صوبائی اسمبلی کا کوئی قانون فاٹا کے علاقوں میں نافذ نہیں ہو گا لیکن اس وقت جب صوبے کا گورنر صدر مملکت کی منظور سے، ہدایات جاری کرے کسی بھی قانون کے متعلق کہ یہ نافذ العمل ہو گا قبائلی علاقے میں یا لاگو ہو گا۔ کسی بھی قانون کا مخصوص حصۂ ہدایات میں مبرات اور دیگر ضروری لوازمات دیئے ہوتے ہیں۔

اور آرٹیکل 247(4) کے مطابق صوبے کا گورنر، صدر مملکت کی منظوری سے کسی بھی معاملے جو کہ صوبائی اسمبلی کے قانون سازی کے دائرے میں آتے ہیں۔ ضوابط امن یا نظام چلانے کے لیے فاٹا یا اس کے کسی حصے کے لیے بنا سکتا ہے۔

اب اس لیے مندرجہ بالا اختیارات استعمال کرنے کے لیے صوبے کا گورنر صدر کی منظوری سے مندرجہ ذیل قواعد وضوابط بنائے گئے ہیں۔

۱۔ سرنامے، وسعت اور شروعات:

ا۔ یہ ضوابط نظام عدل ریگولیشن 2009 کہلائیں گے۔

۲۔ یہ ضوابط فاٹا یعنی شمالی مشرقی سرحدی صوبے میں بغیر قبائلی علاقے مانسہرا اور سابقہ آمب کے علاقے کے، نافذ العمل ہوگا۔

۳۔ یہ فوری طور پر نافذ العمل ہے۔

۲۔ تعریفیں:

ا۔ ان ضوابط میں، یہاں تک کہ کوئی دوسرے معنی یا تعریف ہو۔

الف: **عدالت:** عدالت کے معنی ہے۔ جو بنایا گیا ہو۔ ان ضوابط کے زمرے میں بنیادی اختیار سماعت کے لیے اور شامل ہے اپیل کی عدالت یا عدالت نگرانی۔

ب **دارل دارالقضاء:** کے معنی ہے جو آخری اپیل کی سماعت کر سکے۔ وضاحت شدہ علاقے میں جو کہ ان ضوابط میں بیان کیے گئے ہیں۔ آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل 183(2) کے تحت۔

ج: **دارالقضاء:** آرٹیکل 198(4) کے تحت بنایا گیا اپیل یا نگرانی عدالت گورنر کی منظوری سے صوبے کے کسی علاقے کے لیے۔

ح: **گورنمنٹ:** شمالی مشرقی سرحدی صوبے کی حکومت۔

خ: **پیراگراف:** ان ضوابط کے پیراگراف۔

د: بیان کیا گیا ہو: جو ان ضوابط کی رو سے بیان کیا گیا ہو۔

ذ: قاضی: کالم 3 شیڈول II کے تحت منتخب شدہ عدالتی آفیسر۔

س: منظور شدہ ادارے: شریعہ اکیڈمی جو کہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی آرڈیننس 1985 کے تحت قائم کیا گیا ہو۔ یا کوئی ادارہ حکومتی منظوری سے علوم شریعہ کی ٹریننگ کرا رہا ہو۔

ش: شیڈول: ان ضوابط کے شیڈول۔

ع: شریعہ:

(ا) اسلام کے قواعد و ضوابط جو کہ قرآن و حدیث میں بیان فرمائے گئے ہیں یا اجماع و قیاس سے۔

تفصیل: مندرجہ بالا معنی کے نافذ العمل ہونے کے لیے مسلمان نسل کے بیان شدہ قرآن مجید اور سنت نبویؐ سے ہوگا۔

(۲) تمام دوسرے اظہارات جو کہ ان ضوابط میں بیان نہیں کیے گئے ہیں، کے معنی رائج الوقت قوانین کے مطابق ہوں گے۔

۳۔ کچھ قوانین کا نافذ العمل:

ا۔ وہ قوانین جو کہ کالم نمبر 2 شیڈول نمبر 1 میں نافذ ہے ان ضوابط کے نافذ العمل ہونے سے پہلے، اور وہ تمام قواعد، نوٹیفکیشن اور آرڈر یا دوسرے احکامات جو ان ضوابط کے زمرے میں شائع ہوئے ہیں وہ بھی مطلوبہ علاقوں میں نافذ العمل ہوں گے۔

۲۔ وہ تمام قوانین، بشمول قوانین جو پیراگراف (1) میں ظاہر کیے گئے ہیں، بھی ان ضوابط کی روشنی میں، میراث اور دوسرے احکامات کی رو سے نافذالعمل رہیں گے۔

٤۔ کچھ قوانین کا قابل عمل نہ ہونا:

ان ضوابط کے نفاذ سے پہلے بیان شدہ علاقوں میں ایسے روایات یا رواج، کوئی قانون جو کہ قرآن و حدیث یعنی اسلام کے بیان شدہ قواعد سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ایسے قوانین رواج یا روایات وغیرہ ان ضوابط کے نفاذ سے قابل عمل نہیں رہیں گے۔

٥۔ عدالتیں:

دارالقضاء، دارالقضاء کے علاوہ مندرجہ ذیل عدالتیں ان ضوابط کے زمرے میں اختیار سماعت اختیار کریں گے۔

الف: ضلع قاضی کی عدالت

ب: اضافی قاضی کی عدالت

ج: اعلیٰ علاقہ قاضی کی عدالت

د: علاقہ قاضی کی عدالت

ر: انتظامی مجسٹریٹ کی عدالت

٦۔ قاضی کے اختیارات اور انتظامی ڈھانچہ:

ا۔ کسی بھی شخص کو مطلوبہ علاقے کے لیے علاقہ قاضی منتخب کی جا سکتا ہے۔ جو شمال مشرقی سرحدی صوبے کا باقاعدہ عدالتی افسر ہو اور ان عدالتی افسر کو ترجیح دی جائے گی جو باقاعدہ شریعہ کورس کا منظور شدہ ادارے سے تربیت یافتہ ہو۔

۲۔ دیوانی اور فوجداری مقدمات کی کارروائی کے لیے شمالی سرحدی صوبے کے ایک عدالتی افسر کو وہ تمام اختیارات، ذمہ داریاں، ان کا ڈھانچہ یا دوسری کارروائیاں حاصل ہوں گی۔ رائج الوقت قوانین کے زمرے میں، اور ان ضوابط کو لاگو کرنے کے لیے وہ اصول شریعہ کو جو کہ کالم نمبر 3 شیڈول II میں دیئے گئے ہیں' کو اختیار سماعت میں لا سکتے ہیں۔

۳۔ دارالقضاء اور ضلع قاضی ماتحت عدالتوں کی نظر ثانی کریں گے بنیادی مقاصد کے حصول کے لیے۔ اور اپنی مقامی اختیار حدود میں ضلعی پولیس آفیسر کے لیے سمن کا حصول یقینی بنایا جائے گا۔

۷۔ انتظامی مجسٹریٹ:

۱۔ ہر ضلع یا حفاظتی علاقہ میں ضلع مجسٹریٹ' اضافی ضلع مجسٹریٹ' سب ڈویژن ضلع مجسٹریٹ یا دوسرے انتظامی مجسٹریٹ کو حکومت جہاں ضروری سمجھے انتخاب کیا جائے گا۔

۲۔ ضلع مجسٹریٹ یا دوسرے انتظامی مجسٹریٹ اپنی ذمہ داریاں اصول شریعہ یا رائج الوقت قوانین کے تحت بناتے ہیں اپنے مطلوبہ علاقوں میں۔

۳۔ امن و آشتی، نفاذ احکامات حکومت و انتظامی امور کو قائم کرنے اور ''سدزادہ جنایات'' کی ذمہ داریاں اور اختیارات ضلع قاضی کو ہوں گے اور اس مقصد کے لیے وہ اصول شریعہ کے تحت کسی کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے۔

۴۔ ان ضوابط کے شیڈول III میں شامل مقدمات کی کارروائی کا اختیار انتظامی مجسٹریٹوں کو ہوگا۔

وضاحت: ''سدزاد جنایات'' کے معنی ہے کہ وہ تمام اعمال یا دوسرے اقدامات جو کہ شریعہ قانون یا رائج الوقت کے تحت اٹھائے جاتے ہیں جرائم کے کنٹرول کے لیے۔

۸۔ قاضی اور انتظامی مجسٹریٹ کو چالان داخل کرنا:

ا۔ پولیس تھانے کا انچارج 14 دنوں میں قاضی یا انتظامی مجسٹریٹ کو ایف آئی آر کے بعد مکمل چالان داخل کرنے کا پابند ہوگا۔ بصورت دیگر توثیق کے لیے انتظامی مجسٹریٹ یا قاضی سے اجازت لینا ہوگی۔

اگر ایسا نہ ہوا یعنی انچارج تھانہ چالان داخل کرنے میں ناکام رہا مطلوبہ وقت میں۔ تو قاضی یا انتظامی مجسٹریٹ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کرے گا۔ ان کے چالان کے داخل کرنے کے تاخیر میں اور ان کے خلاف ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ انچارج تھانہ ایف آئی آر کے بعد ایک نقل 24 گھنٹوں میں متعلقہ قاضی یا انتظامی مجسٹریٹ کی عدالت میں داخل/رجمع کرے گا اور ساتھ وقت بہ وقت تفتیش کی کارروائی سے بھی آگاہ کرے گا۔

۹۔ کارروائی شریعہ اصول کے مطابق:

ا۔ قاضی یا انتظامی مجسٹریٹ مقدمات کو حل کرنے کے لیے قرآن مجید، سنت نبویؐ، اجماع اور قیاس سے رہنمائی لے گا۔ اور ساتھ ہی مقدمات کی کارروائی کا طرز عمل اور دیگر ضروری لوازمات مقدمات شریعہ کی رو سے طے کرے گا۔ جبکہ قرآن مجید اور سنت نبویؐ کی تشریحات میں قاضی اور انتظامی مجسٹریٹ مستند اصول تشریحات سے رہنمائی لے گا۔ اس مقصد کے لیے مستند فقہا کے رائے کو زیر تصور لا سکتے ہیں۔

۲۔ کوئی عدالت کسی مقدمہ کی سماعت نہیں کرسکتی جب تک کہ مدعی یا دوسرے حالات میں یہ تصدیق نہ کرے دعویٰ جات کے نقول تمام مدعا علیہم کو بذریعہ ڈاک بجھوائے گئے ہیں۔علاوہ ازیں دائمی حکم امتناعی کے جس کے ساتھ عارضی حکم امتناعی کی درخواست بھی ہو۔

۳۔ دعویٰ جات تمام متعلقہ دستاویزات اور بیان حلفی غیر سرکاری دستاویزات و گواہان جو کہ اوتھ کمشنر سے تصدیق شدہ ہو پر مشتمل ہوگی۔اور یہ بیان حلفی گواہان کے Examinatoin in Chief تصور کیا جائے گا۔

اگر یہ نہ ہو تو دعویٰ جمع کرنے کے بعد عدالت کے خیال میں کوئی مسئلہ ابھر آیا ہے۔تو مقدمہ کے فریق کو نئی دستاویزات متعلقہ اور بیان حلفی وغیرہ جمع کرنے کی اجازت ہوگی' مقدمہ کو حل کرنے کے مقصد کے لیے۔

۴۔ تمام دیوانی مقدمات میں سات دن کے اندر اندر جواب دعویٰ جمع کرانا ہوگا۔بصورت دیگر ان کا دفاع Struck Off خارج ہوگا۔

اگر ایسا نہ ہوا تو عدالت کچھ حالات کی بناء پر مزید 7 دن کی توثیق کرسکتا ہے۔اور اس توثیق کے بعد کسی بھی حالات میں عدالت مزید توثیق جواب دعویٰ کے لئے نہیں کرے گی۔

۵۔ شہادت کے مکمل ہونے کے بعد عدالت فریقین کو بحث کے لیے طلب کرے گی وہ زبانی یا دستاویزی صورت میں دے سکتی ہے۔اور اگلی تاریخ تک اگر کوئی فریق بحث میں ناکام رہی تو عدالت میرٹ پر حکم سنائے گی مزید کسی تاخیر کے۔اور یہ عدالت کی ذمہ داری ہوگی کہ متعلقہ ریکارڈ کے ساتھ عدالتوں کے سابقہ فیصلہ جات جو کہ فریقین کی جانب سے دیئے ہوئے ہیں' کی فہرست بنائے اور یہ عدالتی ریکارڈ کا حصہ ہوں گے۔

۶۔ کسی بھی فریق کو دیوانی اور فوجداری مقدمات میں تاریخ التواء نہیں دی جائے گی۔اس صورت میں درخواست دہندہ التواء کا ہرجانہ جمع داخل عدالت کرے گا جو کہ دو ہزار روپے سے کم نہ ہو۔

۱۰۔ وقتی شیڈول کا مشاہدہ:

۱۔ دیوانی مقدمات کے لیے عرصہ جو چھ مہینے سے کم نہ ہو اور فوجداری کے لیے چار مہینے سے کم نہ ہوگا۔ عرصہ مطلوبہ جدول ہوگا۔ اور اس میں راضی نامہ کے لیے صرف شدہ وقت شامل نہ ہوگا۔

۲۔ قاضی مقدمہ اوپر بیان شدہ عرصہ میں فیصلہ کرے گا اور تاخیر کی صورت میں ضلع قاضی کو وجوہ بیان کرے گا یا دوسرے حالات میں اوپر کی عدالت دارالقضاء کو آگاہ کرے اور ان کے احکامات کی روشنی میں فیصلہ صادر کرے گا۔

۳۔ اور انتظامی مجسٹریٹ بھی کیس کو مطلوبہ عرصہ جدول کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ تاخیر کی صرت میں ضلع مجسٹریٹ کو آگاہ کرے گا اور ان کے احکامات کے مطابق فیصلہ صادر فرمائے گا۔

۴۔ اگر ضلع قاضی یا دارالقضاء کے عدالتی آفسر قاضی کے عدالت کی کارروائی کے دوران یہ مشاہدہ کرے کہ کیس میں تاخیر ہوئی ہے۔ یا فریق مقدمہ کیس کا التواء کر رہے ہیں۔ تو اس صورت میں عدالت فریق پر ہرجانہ عائد کرتا ہے۔ اور مقدمہ کو مزید ایک مہینے میں فیصلہ کرنے کا حکم صادر کرتی ہے۔

۵۔ اسی طرح ضلع مجسٹریٹ، انتظامی مجسٹریٹ کے مقدمہ کی کارروائی کے دوران یہ مشاہدہ کرے کہ مقدمہ میں تاخیر ہوئی ہے اور فریقین مقدمہ کو التواء کر رہے ہیں۔ تو اس صورت میں عدالت فریق پر ہرجانہ عائد کرتا ہے۔ اور مقدمہ کو مزید ایک مہینے میں فیصلہ کا حکم صادر کرتی ہے۔

۶۔ اگر ضلع قاضی یا اوپر کی عدالت دارالقضاء کے مشاہدہ میں قاضی یا انتظامی مجسٹریٹ تاخیر مقدمہ کے ذمہ دار ہے۔ تو ضلع قاضی اور دارالقضاء کے عدالتی افسر کو مندرجہ ذیل اختیار ہوگا:

الف: قاضی کے عدالت کی صورت میں ایک خط بابت غلط کارکردگی کا بھیج دیا جاتا ہے۔ اور اگر یہ خط کسی قاضی کو سال میں تین دفعہ جائے۔ تو ضلع قاضی یا دارالقضاء کے عدالتی افسران کو سننے کا موقع فراہم کرنے کے بعد اس کے سروس ریکارڈ میں غلط کارکردگی کی انٹری کرتی ہے۔

ب: اور انتظامی مجسٹریٹ کی صورت میں، ضلع مجسٹریٹ ان کو مطلع کرے گا اور تاخیر کے بابت ان کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یا دوسری صورت میں ضلع مجسٹریٹ کو جو ہدایات ہو۔

۷۔ فوجداری مقدمات میں تفتیشی افسر مقدمہ کے تین فائل تیار کرے گا عدالتی فائل کے ساتھ۔ اسی اوریجنل اصلی فائل ٹرائل کورٹ میں ہوگی اور باقی دو فائل دوسرے عدالت کو بھیج دی جاتی ہے۔

۸۔ اپیل اور نگرانی کے لیے ان ضوابط کے زمرے مین 30 دن کا دورانیہ فیصلہ کے دن سے ہوگا۔ فیصلے کی کاپی مخالف فریق کو بذریعہ ڈاک بجھوانے کے بعد۔ اور اوپر کی عدالت اپیل یا نگرانی کو 30 دن کے اندر اندر مزید ریمانڈ کئے بغیر فیصلہ کرے گی۔ اور یہ اوپر کی عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ غیر قانونی یا کوئی Irregularity کے نقائص کو دور کرے۔

۹۔ کسی بھی عدالتی ڈگری کا اجراء اسی عدالت سے یا جس کو بھیج دی جائے، 2 مہینوں کے اندر ہوگی۔

۱۱۔ عدالتوں کا قیام:

ا۔ ان ضوابط کے نفاذ کے بعد جہاں تک حکومت کے لیے ممکن ہو اقدامات کرے گی۔ کئی عدالتوں کے قیام کے لیے سستے انصاف مہیا کرنے کے لیے وقتی جدول کے مطابق۔

۲۔ اگر مقدمات کی تعداد ایک سو پچاس (150) سے زیادہ ہو جائے، ضلع قاضی، ضلع مجسٹریٹ یا اضافی ضلع قاضی کی عدالت میں یا مقدمات کی تعداد زیادہ ہو جائے دو سو (200) سے۔ اعلیٰ علاقہ قاضی، انتظامی مجسٹریٹ یا علاقہ قاضی کی عدالت میں تو یہ حکومت کے لیے ضروری ہے سستے انصاف کی فراہمی کے لیے عدالتوں کا قیام عمل میں لائے اور ساتھ دیگر سہولیات وقتی جدول کے مطابق بھی فراہم کرے گی۔

۱۲۔ اپیل اور نگرانی:

ان ضوابط کی رو سے آئین پاکستان کے تحت، عدالتی حکم، ڈگری سے اپیل یا نگرانی یا دارالقضاء کے ڈگری یا حکم سے اپیل یا نگرانی دارل دارالقضاء کو کی جائے گی۔

۱۳۔ مصلح کے انتخاب کا اختیار:

ا۔ فوجداری اور دیوانی مقدمات کی کارروائی کے دوران، فریقین کی مرضی سے کوئی معاملہ مصلح کو حوالہ کیا جا سکتا ہے۔ یا مصلحین کو حوالہ کیا جاسکتا ہے، شہادت سے پہلے۔ اور یہ ان کی باہمی معاہدہ سے بھی حوالہ ہو سکتا ہے یا اگر معاہدہ نہ ہو تو عدالت کے ساتھ فہرست کے مطابق کوئی معاملہ مصلحین کو حوالہ کرتے ہیں۔ اور یہ کہ حدود کے زمرے میں آنے والے مقدمات یا وفاقی وصوبائی حکومت خلاف والے مقدمات مصلح کو حوالہ نہیں کیے جائیں گے۔

۲۔ مصلحین وہ معاملات جو ان کو حوالہ کیے گئے ہیں ریکارڈ کرے گی بمعہ ان کے وجوہات کے ساتھ۔

۳۔ جب مصلح یا مصلحین جس کو کوئی معاملہ حل کرنے کے لیے حوالہ ہوتا ہے حل کرنے میں ناکام ہوتا ہے یا وہ انکار کرتا ہے۔ یا عدالت یہ خیال کرتی ہے کہ معاملہ کو غیر ضروری تاخیر رالتواء کر رہے ہیں تو اس صورت میں عدالت ان سے وہ معاملات جو حوالہ ہوتے ہیں واپس لے لیتے ہیں، کسی فریق کی درخواست سے یا بذات خود عدالت اپنے حکم سے۔ اور پھر عدالت ان کو شریعہ اصول سے معاملات حل کرتی ہے۔

اور یہ اگر اوپر بیان شدہ حالات نہ ہو تو معاملہ مصلح کے ساتھ 15 دن تک التواء رہے گا یا پھر کسی اور حالات میں عدالت مزید 15 دن تک توثیق کرتی ہے۔ جس کے معیاد کے بعد معاملہ خود بخود عدالت کو واپس کیا جاتا ہے، مزید کارروائی کے لیے۔

۴۔ مصلح یا مصلحین کا انتخاب فریقین کے درمیان معاملات کو حل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے لیکن فریقین اور ان کے گواہان کو سنے کے بعد۔ یا اگر کسی جگہ کا معائنہ کرنا ہو یا کوئی دستاویز دیکھنی ہو کسی معاملے کے حل کے لیے تو وہ ان کو اختیار ہوتا ہے۔ اور مصلحین پھر مکمل رپورٹ عدالت میں بغیر کسی تاخیر کے جمع کرتے ہیں۔

اور یہ کہ جب مصلحین کے ممبران کی رائے مختلف ہو تو اکثریت ممبران کی رائے اور ان ممبران کی رائے جو مختلف ہو الگ الگ یا اکٹھے طور پر عدالت میں جمع کی جاتی ہے۔

۵۔ اور اگر عدالت مطمئن ہو جائے کہ جو معاملہ جو مصلحین کو حوالہ ہوا تھا صلح کے لیے شریعہ کے مطابق فیصلہ ہوا ہے تو پھر عدالت ان کو قاعدہ عدالت بنا دیتی ہے۔ اور ان کے مطابق فیصلہ سنا دیتی ہے۔ اور اگر نہ ہوا شریعہ کے مطابق تو پھر عدالت ان غیر ضروری قرار دے کر اپنی عدالت میں شریعہ کے مطابق حل کرنے کے لے۔ مزید کارروائی کے لیے رکھ دیتی ہے۔

۶۔ عدالت مزید کارروائی سے پہلے فریقین کو اعتراضات جمع کرنے کے لیے موقع فراہم کرتی ہے۔ پھر عدالت فریقین کو سننے کے بعد ان اعتراضات پر فیصلہ صادر کرتی ہے۔ کہ آیا یہ اعتراضات پر فیصلہ صادر کرتی ہے۔ کہ آیا یہ اعتراضات درست ہے کہ نہیں۔

۷۔ اور عدالت مصلح یا مصلحین کا خرچہ جو آنے جانے، کسی جائے معائنہ کرنے کے لیے یا ان کے گھر جانے کا خرچہ یعنی معاملات کے حل کے لیے ان کا جو خرچہ ہوا ہوتا تو عدالت فریقین پر مناسب حصہ سے خرچہ ان پر مقرر کرتی ہے۔

۱۴۔ انتظامی مجسٹریٹ اور عدالتی افسروں کا طرز عمل:

۱۔ انتظامی مجسٹریٹ اور عدالتی افسروں کا طرز عمل اسلام کے بیان کیے ہوئے اصول کے مطابق ہوں گے۔

۲۔ دوسروں قوانین میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہو لیکن ان ضوابط کی رو سے تمام مقدمات، معاملات، انکوائریاں یا کارروائی عدالت مطلوبہ علاقوں میں عدالت شریعہ کے اصول سے فیصلے ہوں گے۔اور اگر ایسا نہ ہو یعنی جب غیر مسلموں کے معاملات ہو یعنی متبنیٰ کے معاملات، طلاق، حق مہر، وراثت، ان کے شادیاں، روایات، وصیت وغیرہ ان کے ذاتی قوانین کے مطابق حل کیے جائیں گے۔

۳۔ حکومت وقت بہ وقت پیراگراف (۱) کے قواعد اپنے نوٹس میں جہاں تک ضروری ہو لاتی ہے۔

۱۵۔ عدالتوں کو مدد اور تعاون:

۱۔ تمام انتظامی ادارے بشمول قانون نافذ کرنے والے ایجنسی اور ممبران حکومتی ادارے ان عدالتوں کو ان کے احکامات کے نفاذ کے لیے مدد اور تعاون فراہم کرنے کے پابند ہوں گے۔

۲۔ حکومتی بھی جہاں تک ضروری ہو ایسے ہدایات صادر کرتی ہے کسی بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے جو کہ کسی عدالت کے کارروائی فریقین پر، گواہان یا دوسرے اشخاص پر یا کسی عام یا مخصوص مقصد کے لیے ضروری ہو۔اور ان اداروں کو عدالتوں کی مدد اور تعاون کے لیے ان کے طرز عمل کا یقین بھی کرتی ہے۔

۱۶۔ زبان عدالت اور اس کا ریکارڈ:

عدالت کی تمام کارروائیاں' بشمول دعویٰ جات' شہادت' بحث اور حکم وغیرہ اردو، انگلش یا پشتو میں ریکارڈ کی جائے گی اور اسی زبان میں عدالتی ریکارڈ تصور ہوگا۔

۱۷۔ قواعد کے بنانے کا اختیار:

حکومتی ان ضوابط کو چلانے کے لیے قواعد بنانے کا اختیار رکھتی ہے۔

۱۸۔ ضوابط کی دوسرے قوانین پر برتری:

اب ضوابط کے مندرجات کو دوسرے رائج الوقت قوانین پر مطلوبہ علاقوں میں برتری حاصل ہوگی۔

۱۹۔ حذف:

ا۔ فاٹا کے شرعی نظام عدل کے ضوابط 1999 اور قواعد حذف تصور کیے جائیں گے۔

۲۔ ضابطہ فوجداری (تبدیلی) آرڈیننس 2001 جو کہ مطلوبہ علاقے میں لاگو تھا بذریعہ نوٹیفکیشن قبائلی امور نمبر 1/93-805-II HD 2011 مورخہ 27-04-2002 بھی حذف تصور کیا جائے گا۔

۳۔ باوجود یہ کہ وہ ضوابط جو کہ پیرگراف (1) یا کسی بھی قانون کے تحت خاتم تصور کیے گئے ہو یا کسی، روایات یا رواج پیرا گراف (4) کے زمرے آتے ہو یہ حذف یا خاتمہ مندرجہ ذیل پر اثر انداز نہیں ہوں گے۔

الف: کوئی بھی قانون یا دوسری چیز جو دہرائی گئی ہو جو کہ حذف یا خاتمے کے دوران لاگو یا موجود نہیں تھا۔

ب: اس قانون، رواج یا روایات کے پرانی عملداری پر بھی اثر انداز نہیں ہوگی یا کوئی چیز جو ایک دفعہ اثر انداز ہوئی ہو۔

ج: ان حقوق، مراعات یا کوئی بھی ذمہ داری جو کہ کسی کو بھی کسی قانون، رواج یا روایات کی وجہ سے حاصل ہوئے ہو، پر بھی اثر انداز نہیں ہوگا۔

د: ان سزا، ضبطگی یا جرمانے پر جو کہ کسی قانون کی خلاف ورزی یا کسی روایات، رواج کی خلاف ورزی پر عائد کی گئی ہو، پر بھی اثر انداز نہیں ہوگا۔

س: اوران تفتیش، قانونی کارروائیاں یا مداوا پر بھی جو کہ کسی حق، مراعات، ذمہ داریاں یا جرمانے، ضبطگی یا سزا اور کسی بھی قسم کی ایسی تفتیش، قانونی کارروائی شروع جاری یا نافذ ہو اور جس پر جرمانہ، سزا یا ضبطگی عائد کی گئی ہو جہاں تک یہ قانون، رواج، روایات وغیرہ ختم یا قابل عمل نہ رہے ہو۔

شیڈول / جدول I

پیراگراف 3(1)

۱۔ مغربی پاکستان کا تاریخی مساجد اوران کے فنڈ Strives آرڈیننس 1960

۲۔ عائلی عدالتی قانون 1964

۳۔ پاکستان آرمز آرڈیننس 1965

۴۔ قانون اصلاحی آرڈیننس 1972

۵۔ ضابطہ دیوانی (تبدیلی/ترمیم) قانون 1976

۶۔ اصلاحی قانون آرڈیننس (تبدیلی/ترمیم)1976

۷۔ شمالی مشرقی ،مغربی صوبے کا خاتمہ جرم آرڈیننس 1978

۸۔ شمال مشرقی مغربی صوبے کا انسداد جوابازی قانون 1978

۹۔ ضابطہ دیوانی (تبدیلی/ترمیم) قانون 1980

۱۰۔ خلاف جائیداد جرائم (حدود کا نفاذ) (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1980

۱۱۔ جرم زنا (حدود کا نفاذ) (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1980

۱۲۔ جرم خذف (حدود کا نفاذ) (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1980

۱۳۔ اختر ام رمضان آرڈیننس 1981

۱۴۔ جرائم خلاف جائیداد (نفاذ حدود) تبدیلی آرڈیننس 1982

۱۵۔ زکواۃ اور عشر تبدیلی آرڈیننس 1983

۱۶۔ زکواۃ اور عشر (دوسری تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1983

۱۷۔ زکواۃ اور عشر (تیسری تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1983

۱۸۔ قادیانیوں، لاہوری گروپ اور احمدی گروپ کے (سزا و جزا) آرڈیننس 1984

۱۹۔ زکواۃ اور عشر (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1984

۲۰۔ شمال، مشرقی، مغربی صوبہ (مندرجات نفاذ) قانون 1989

۲۱۔ ضابطہ دیوانی (تبدیلی/ترمیم) قانون 1989

۲۲۔ زکواۃ و عشر (تبدیلی/ترمیم) قانون 1991

۲۳۔ نفاذ شریعہ قانون 1991

۲۴۔ قانون پاکستان بیت المال 1992

۲۵۔ ضابطہ دیوانی طریقہ کار (تبدیلی/ترمیم) قانون 1992

۲۶۔ شمال مشرقی، مغربی صوبہ کا قانون شریعت 2003

۲۷۔ شمال مشرقی، مغربی صوبہ کا وقف آرڈیننس 1979

۲۸۔ شمال مشرقی، مغربی صوبہ کا صارفین تحفظ قانون 1997

۲۹۔ پاکستان کا قانون ماحولیاتی تحفظ 1997

۳۰۔ دیوانی قانون (اصلاحاتی) 1994

۳۱۔ قانون خطرناک تصادم 1855

۳۲۔ تقسیم قانون 1893

۳۳۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا قانون Antiquites سال 1997

۳۴۔ قانون ضروری آلات کا کنٹرول 1958

۳۵۔ شمال مشرقی، مغربی صوبے کا تیمیوں کے نظر ثانی اور کنٹرول کا قانون 1976

۳۶۔ مغربی پاکستان کے طوائف کے خاتمے کا قانون/آرڈیننس 1961

۳۷۔ قیمتوں کے کنٹرول اور منافع خوری کے خاتمے کا قانون 1977

۳۸۔ مغربی پاکستان کے ضوابط اور صوتی آلات ولاؤڈ سپیکر کے کنٹرول کا قانون 1965

۳۹۔ جوابازی کے خاتمے کا قانون 1977

۴۰۔ خلاف ضابطہ اشتہارات کے خاتمے کا قانون 1963

۴۱۔ قانون سغری/رٹریول ایجنسی 1976

۴۲۔ قانون روزگاری بچگان 1991

۴۳۔ شمال مشرقی سرحدی صوبے کا نجی تعلیمی ادارے کی منظوری اور ڈھانچہ کی منظوری کا قانون 2002

۴۴۔ NWFP اور پنجاب کے چھوٹے کنال (تبدیلی) آرڈیننس 2002

۴۵۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبہ کا قانون مقامی حکومت (تبدیلی) 2005

۴۶۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا گھروں عہدیداران/حاکم کا قانون 2005

۴۷۔ شمال، مشرقی، سرحدی صوبے کے تحفظ صارفین کا قانون (تبدیلی) 2005

۴۸۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا مقامی حکومت (دوسری تبدیلی) قانون 2006

۴۹۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا سوسائٹی منظوری (تبدیلی) قانون 2006

۵۰۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا پتنگ بازی کے خاتمے کا قانون 2006

۵۱۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا ذاتی قرضوں پر سود کے خاتمے کا قانون 2007

۵۲۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا زراعت اور لائیوسٹاک کے بازاری پیداوار کا قانون 2007

۵۳۔ شمال، مشرقی سرحدی صوبے کا جنگلات کا آرڈیننس 2002

۵۴۔ انسداد دہشت گردی (دوسری تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1999

۵۵۔ انسداد دہشت گردی (تیسری تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 1999

۵۶۔ 18 سال سے کم عمر کے بچوں کے فراہمی انصاف کا قانون 2000

۵۷۔ انسداد دہشت گردی (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2000

۵۸۔ قومی ہائی وے کے تحفظ کا آرڈیننس 2000

۵۹۔ زکواۃ، عشر تبدیلی آرڈیننس 2000

۶۰۔ پٹین آرڈیننس 2000

۶۱۔ انسداد منشیات (تبدیلی) آرڈیننس 2000

۶۲۔ زکواۃ وعشر (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2001

۶۳۔ قوانین اسلحہ جات (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2001

۶۴۔ ضابطہ دیوانی کا طریقہ کار (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2002

۶۵۔ جنرل کلاز (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2002

۶۶۔ لوگوں کی نمائندگی کا (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2002

۶۷۔ لوگوں کی نمائندگی کا (تبدیل) آرڈیننس 2002

۶۸۔ لوگوں کی نمائندگی کا (تیسری تبدیلی) آرڈیننس 2002

۶۹۔ زکواۃ عشر (تبدیلی/ترمیم) آرڈیننس 2002

۷۰۔ زکواۃ اور عشر (تبدیل) آرڈیننس 2002

۷۱۔ انسانی ترقی کا قومی کمیشن آرڈیننس 2002

۷۲۔ پاکستان الیکٹرک میڈیا ریگولیرٹی اتھارٹی آرڈیننس 2002

۷۳۔ انسانی سمگلنگ کے کنٹرول اور تحفظ کا قانون

۷۴۔ مجرموں کے پروبیشن (تبدیلی رترمیم) آرڈیننس 2002

۷۵۔ سگریکٹ نوشی کے خاتمے اور ان کے صحت کے تحفظ کا آرڈیننس 2002

۷۶۔ اطلاعات کی آزادی کا آرڈیننس 2002

۷۷۔ پریس کونسل پاکستان آرڈیننس 2002

۷۸۔ میڈیا، اخبار، اخباری دفاتر اور کتابوں کی منظوری کا آرڈیننس 2002

۷۹۔ مناپلی اور غیر قانونی تجارت کے خاتمے اور کنٹرول کا آرڈیننس 2002

۸۰۔ ڈرگ (تبدیل) آرڈیننس 2002

۸۱۔ مقامی حکومت، الیکشن قوانین (تبدیل) آرڈیننس 2002

۸۲۔ سیاسی پارٹی آرڈر 2002

۸۳۔ سیاسی پارٹی (تبدیل) آرڈیننس 2002

۸۴۔ پولیس (تبدیل) آرڈیننس 2002

۸۵۔ توہین عدالت آرڈیننس 2003

۸۶۔ سیاسی پارٹی (تبدیل) کا قانون 2004

۸۷۔ طریقہ کار ضابطہ دیوانی (تبدیل) قانون 2004

۸۸۔ Defamation (تبدیل) کا قانون 2004

۸۹۔ انسداد دہشت گردی (تبدیل) کا قانون 2004

۹۰۔ غیر قانونی بے دخلی کا قانون 2005

۹۱۔ شادی کے غیر قانونی اخراجات کے خاتمے کا قانون (تبدیل شدہ) 2006

۹۲۔ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کا قانون 2007

۹۳۔ الیکٹرانک جرائم کے خاتمے کا قانون 2008

۹۴۔ انسداد منشیات کا قانون 1997

شیڈول رجدول II

پیراگراف(2)6 (g)(1)2

سیریل نمبر	ججوں کے عہدے، عدالتی افسر NWFP میں فاٹا کے بغیر	ججوں اور عدالتی افسر کا عہدہ فاٹا میں
1	2	3
I	ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	ضلع قاضی
II	ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج	اضافی ضلع قاضی
III	سینئر سول جج رجوڈیشنل مجسٹریٹ دفعہ 30 کا ضابطہ فوجداری کے تحت	اعلیٰ علاقہ قاضی
IV	سول جج رجوڈیشنل مجسٹریٹ	علاقہ قاضی

شیڈول رجدول III

پیراگراف(4)7

سیریل نمبر	اسام جرائم رنوعیت
1	وہ تمام جرائم جو کہ ضابطہ فوجداری کے زمرے میں ہو جن کی سزا تین سال تک بشمول جرمانے
2	وہ تمام جرائم جو مقامی کسی خاص قوانین کے تحت ہو جن کی سزا تین سال تک ہو بمعہ جرمانے کے یا بغیر
3	نقص امن کے انسداد دہشت گردی کے مقدمات، پبلک Nuisance جو کہ تعزیرات پاکستان یا ضابطہ فوجداری کے تحت ہو
4	وہ مقدمات جو لائسنز کے اجراء اور کنسلیشن کے لیے ہو جو رائج الوقت قوانین کے تحت ہو۔